REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۱ رجب ۱۳۷۹ھ فی پرچہ

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۰ صلح ۱۳۳۹ ھش ۱۰ جنوری ۱۹۶۰ء | نمبر ۹

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۹ جنوری بوقت پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر شام کے بعد اعصابی بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

## حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل بہتر رہی۔ درد میں کمی رہی۔ مگر ابھی کلائی کی حرکت میں بہت خفیف سا فرق پڑا ہے۔ احباب و صحابہ کرام کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

## ضروری اعلان

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست عارضی دوکانوں کی درخواستیں دینا چاہتے ہیں ان کی طرف سے ۱۳ جنوری ۱۹۶۰ء تک یہ درخواستیں دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جاسکے گا۔ تمام درخواستیں افسر صاحب جلسہ سالانہ کے نام آنی چاہئیں۔ اور درخواستوں میں یہ لکھنا بھی ضروری ہے۔ کہ درخواست دہندہ افسر صاحب جلسہ سالانہ یا ان کی طرف سے مقرر کردہ منتظم کے احکام کی پابندی کرے گا۔

ناظر امور عامہ

# روسی سائنسدان نئے طاقتور راکٹوں کے تجربات کریں گے

## بحرالکاہل میں یہ تجربے پندرہ جنوری سے پندرہ فروری تک جاری رہیں گے۔

ماسکو ۹ جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ روسی سائنسدان اور انجینئر آئندہ چند ہفتوں میں بحرالکاہل میں ایسے نئے طاقتور راکٹوں کا تجربہ کریں گے۔ جو نظام شمسی کا سفر کرنے والے طیاروں میں لگائے جائیں گے۔ روس کی سرکاری خبررساں ایجنسی تاس کو معلوم ہوا ہے کہ یہ تجربے ۱۵ جنوری اور ۱۵ فروری کے درمیانی عرصہ میں کئے جائیں گے۔ سرکاری اعلان میں دوسرے ملکوں کے جہازوں اور طیاروں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اس عرصہ میں مجوزہ علاقے میں داخل نہ ہوں جو جزائر ہوائی اور جزائر فجی کے درمیان واقع ہے۔ تاس کی اطلاع کے مطابق تجربوں میں راکٹوں کے ذریعہ بوجھل مصنوعی سیارے بھی چھوڑے جائیں گے۔ تاس نے راکٹوں کی مزید کوئی تفصیل نہیں دی۔ البتہ یہ بتایا ہے کہ روسی بحری بیڑے کے بڑے بڑے جہاز تجربہ کے دنوں میں اس علاقے میں بھیجے جائیں گے۔ تاکہ تجربوں کی کامیابی کا صحیح اندازہ لگایا جاسکے ان تجربوں کو ایسے سمندری علاقوں میں پھیلنے نہیں دیا جائے گا۔ جہاں سرگرمی کے ساتھ جہازرانی یا ماہی گیری کی جاتی ہے یا ان علاقوں میں طیاروں کی زیادہ آمدورفت رہتی ہے بہرحال حفاظتی تدابیر کے پیش نظر دوسرے ملکوں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ تجربے کے دنوں میں ان علاقوں میں اپنے جہاز یا طیارے داخل ہونے نہ دیں۔

واشنگٹن کی اطلاع کے مطابق امریکی سائنسدانوں کو روس کے اس اعلان سے حیرت ہوئی ہے کہ روسی سائنسدان وسطی بحرالکاہل میں نئے طاقتور راکٹوں کا تجربہ کرنے والے ہیں۔ خلا کے امور کے ماہروں نے روسی اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کا مطلب یہ ہے روسی سائنس دان ساٹھ ہزار بلکہ ستر ہزار پونڈ سے بھی زیادہ وزنی عظیم الجثہ اور نہایت طاقتور راکٹ بوسٹر تیار کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

## محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں سلائیڈز کی نمائش

### حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ اور تحریک جدید کیلئے دعاؤں کی تحریک

مکرم بابو محمد سعید صاحب سیکرٹری مال کی دعوت پر مسجد دارالرحمت غربی ربوہ میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے نے ۸ جنوری ۱۹۶۰ء کی شام کو میجک لنٹرن کے ساتھ تحریک جدید کی تبلیغی مساعی اور ان کے شاندار نتائج کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جس میں محلہ کے بچے بوڑھے اور مستورات بھی شامل ہوئیں۔ مکرم چوہدری صاحب نے اشاعت اسلام کے مناظر پیش کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا کلام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قائم فرمودہ نظام تحریک جدید کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔ اس لئے اس عظیم الشان کام کی ترقی اور تکمیل کے لئے نیز حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے جملہ احباب جماعت کو خاص دعاؤں سے کام لینا چاہیئے یہ اجلاس مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر کی صدارت میں ہوا۔ جس کے آخر میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے دعا فرمائی۔ (نامہ نگار)

## صدر ایوب ۱۵ فروری کو اعتماد کا ووٹ لیں گے

حیدرآباد ۹ جنوری۔ وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن نے کل بتایا کہ مارچ کے پہلے ہفتہ تک آئینی کمیشن کی تشکیل کا اعلان کردیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ صدر ایوب ۱۵ فروری کو اعتماد کا ووٹ لیں گے۔ جس کے بعد ملک میں آئینی مشینری قائم ہو جائے گی۔

## امریکی تجارتی وفد آج کراچی پہنچ رہا ہے

کراچی ۹ جنوری۔ امریکی تجارتی وفد کے چار ارکان آج کراچی پہنچکر وفد کے لیڈر سے آملیں گے۔ جو پانچ دن پیشتر کراچی پہنچ چکے ہیں۔ یہ وفد پاکستان کے سرکاری افسروں تاجروں اور صنعت کاروں سے ملکر دونوں ملکوں کی باہمی تجارت بڑھانے کے سوال پر تبادلۂ خیالات کرے گا۔



ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۶۰ء

# احیائے اسلام کا طریقہ

حال ہی میں صدر مملکت فیلڈ مارشل ایوب نے جو یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کیا ہے اس میں آپ نے ان وجوہات کو بیان کیا ہے جو باوجود ہر قسم کے سامان رکھتے ہوئے پاکستان کی گذشتہ ناکامی کا باعث ہوئی ہیں چنانچہ آپ نے فرمایا :-

"ہم اجتماعی طور پر قومی اعتبار سے اس اعلیٰ مقصدیت اور انفرادیت کو قائم نہ رکھ سکے۔ جو انجام کار تمام انسانی مقاصد کے لئے محرک اور معیار کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ بات بھی نہیں تھی کہ کوئی اعلیٰ مقصد اور نظریہ ہی موجود نہیں تھا۔ نہیں یہ نعمت تو ہمیشہ موجود ہی ہے .. واقعہ یہ ہے کہ پاکستان جس کے حصول کے لئے ہم نے اتنی مدت صرف کی .... خود اس کا تصور ایک صاف واضح اور متعین نظریئے پر مبنی تھا۔

یہ نظریہ وہ تھا جو ہمیں اسلام نے عطا کیا تھا اور جو بیک وقت اس دنیا کے لئے اور اگلی دنیا کے لئے انسانی نظریاتی اور علمی ہے اس کا تعلق دل سے بھی ہے دماغ سے بھی ہے ایمان سے بھی ہے اور عقل سے بھی۔ وہ قوم کے لئے بھی ہے اور فرد کے لئے بھی"۔

اس کے بعد آپ نے طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا :-

"اے میرے نوجوان دوستو! ان اخلاقی اور روحانی اقدار کی جستجو اور حصول کے لئے اپنے دلوں اور دوسروں کے دلوں میں ایک زبردست لگن کی شمع روشن کر دو کہ جب ان کو انسانی مسائل حل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ تو اس مقدس مشن کی تکمیل ہوگی جو اللہ کے آخری نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بطور امانت چھوڑا ہے"۔

اس پر رائے زنی کرتے ہوئے ایک معاصر رقمطراز ہے :-

"جہاں تک پاکستان کے بنیادی نظریئے کا تعلق ہے اس بارے میں دو رائیں نہیں ہیں خصوصاً صدر مملکت کے اعلانات کے بعد تو معاملہ اور زیادہ یکسو ہوگیا ہے۔ اور وہ نظریۂ اسلام ہے سوال صرف یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مشن کیا تھا اور حضرت نے اس کی کس طرح تکمیل کی اسلام کے برحق ہونے میں کوئی مسلمان انکار نہیں کرتا سوال صرف یہ ہے کہ اسکو برپا کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے خود قرآن مجید میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض اور آپ کا مشن ان الفاظ میں تعین فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ "اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ زندگی کے تمام نظاموں پر اللہ کے مقرر کئے ہوئے نظام زندگی کو غالب کر دے"۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کارنامۂ رسالت اس طرح ادا کیا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو دین حق تمام ادیان پر ہر اعتبار سے غالب ہو چکا تھا نظریئے اور فلسفہ کے اعتبار سے تمام عقائد باطلہ غلط ثابت کئے جا چکے تھے۔ اور اسلام کی حقانیت دلائل سے قائم کر دی گئی تھی اور عملاً ثابت کر دیا گیا تھا کہ صرف اسلامی نظام زندگی ہی ایک صالح اور کامیاب انسانی معاشرہ قائم کر سکتا ہے اور اسلامی نظام زندگی اپنا کام صرف اس وقت کرتا ہے۔ جبکہ اسے زندگی کے تمام شعبوں میں نافذ کر دیا جائے۔ عقائد اخلاق عبادت معاشرت معاش سیاست ہر پہلو میں کتاب و سنت کو حکم اور حاکم بنا دیا جائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو معاشرہ قائم کیا تھا اسکے عقائد بھی اسلامی تھے۔ اس کی عبادات بھی وہ تھیں جو خدا اور رسول نے مقرر کی تھیں معاشرت کے اصول بھی وہ تھے جو کتاب و سنت میں بیان کئے گئے تھے۔ معاشی نظام بھی وہ تھا جو خدا اور رسول کی تعلیمات پر مبنی تھا اور سیاست بھی وہ تھی جس کا نقشہ اسلام نے تیار کیا تھا ان تمام امور میں کسی نظریۂ باطل کی آمیزش نہیں تھی چنانچہ ان اصول پر جو معاشرہ تعمیر ہوا وہ اخلاق معیشت اور سیاست میں نہایت پاکیزہ اور کامیاب تھا۔ ہر طرف امن کا دور دورہ تھا۔ طاقتور کو کمزور پر کوئی غلبہ حاصل نہیں راعی اور رعایا کے تعلقات نہایت خوشگوار تھے حاکم خود کو رعایا کا خادم تصور کرتے تھے اور رعایا خود کو حکام کا دست و بازو۔ سیاسی اعتبار سے زندگی پر امن تھی اور معاشی اعتبار سے نہ کوئی تنگدست تھا اور نہ قارون و فرعون ہر شخص انسانی مرتبے کے اعتبار سے مساوی تھا اور بیرونی لحاظ سے اسلامی معاشرہ غالب و فاتح صرف تیس برس کے عرصے میں اس وقت کی مہذب اور متمدن دنیا اسلامی سلطنت کے قدموں میں پڑی ہوئی تھی لیکن جب اسی غالب و قاہر اور پاکیزہ و طاہر معاشرے نے اسلامی نظام کے ایک ایک پہلو کو ترک کرنا شروع کر دیا تو اسی میں انحطاط و زوال پیدا ہونا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ وہی مسلمان جو ساری دنیا پر غالب تھے مغلوب و مقہور ہو کر رہ گئے اسلام اپنی معجز نما خوبیوں کے اعتبار اب بھی موجود تھا لیکن اس کو عملی دائرے سے باہر نکال دیا گیا تھا اور اس کی بجائے مسلمانوں نے غیر مسلم اقوام کے نظریات عقائد اخلاق معاشرت اور معیشت اور سیاست کے اصولوں کو اختیار کر لیا تھا۔ اسی طرح نہ صرف مسلمان بدحال و تباہ اور دوسروں کے محکوم ہوئے بلکہ نوع انسانی بھی فیضان اسلامی سے محروم ہوگئی اور اس کی زندگی کا سارا نقشہ بگڑ گیا۔ دنیوی ساز و سامان کی فراوانی ہوئی مگر امن و طمانیت غائب ہو گئی"۔

اس طویل عبارت میں معاصر نے مسلمانوں کے دو دوروں کا ذکر کیا ہے۔ اول مسلمانوں کی کامیابی کا دور اور دوئم ان کی ناکامیوں کا دور اسکے بعد معاصر رقمطراز ہے :-

"پاکستان اس صورت حال کیلئے ایک چیلنج بن کر آیا اس کا قیام اس غرض سے ہوا کہ وہ اسلام کی عملی تجربہ گاہ بنکر پوری دنیا کی رہنمائی کرے افسوس کہ سابق سیاست دان اس فرض کو ادا کرنے سے قاصر رہے اور اب موجودہ نظم حکومت کا فرض ہے اور اس فرض کی تکمیل میں قوم کو اس کا ساتھ دینا چاہیئے کہ پاکستان میں خالص اسلامی نظام قائم ہو کیونکہ اسی طرح اس مشن کی تکمیل ہو سکتی ہے جو خدا کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے تھے اور جسے حضور نے اپنی ملت کو امانت کے طور پر عطا فرمایا ہے اور جس کی تلقین صدر مملکت نے اپنے خطبے میں نہایت زور دار طریق سے کی ہے۔

(باقی صـ پر)

## کتاب "شان رسول عربی" کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی رائے

### یہ ایک نہایت قابل قدر مجموعہ ہے جسکی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی مؤلف کتاب شان رسول عربی کے نام مندرجہ ذیل مکتوب تحریر فرمایا ہے :-

"یہ ایک نہایت قابل قدر مجموعہ ہے اور خدا تعالےٰ نے آپ کو اسے جمع کرنے اور مرتب کرنے کی توفیق دی ہے۔ ان اقتباسات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جذبات اور معتقدات اور تصورات ایک مصفیٰ آئینہ کی طرح سامنے آجاتے ہیں اور ان اعتراضات اور شبہات کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ جو اسیارے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں۔ یہ کتاب انشاءاللہ نہ صرف سلسلہ احمدیہ کے متعلق لوگوں کی غلط فہمیاں دور کرنے اور صحیح نظریات کو واضح کرنے کے لئے بلکہ خود احمدیوں کے دلوں میں رسول پاک کے عشق کی چنگاری کو زندہ رکھنے کے لئے نہایت مفید ہوگی۔ اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے جماعتوں کے مصنفوں اور مبلغوں اور مربیوں کے لئے بھی اس مجموعہ کی اشاعت انشاءاللہ بہت قابل قدر امداد ہوگی۔ جنہیں ایسے جملہ حوالے یکجائی طور پر مل جائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء"

نوٹ :- یاد رہے کہ یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا حجم ۵۱۲ صفحات ہے اور قیمت چار روپے ہے جلسہ پر بک سٹال سے مل سکے گی۔

# حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب رضی اللہ عنہ

## اذکروا موتٰکم بالخیر (حدیث نبوی)

از مکرم محمد وقیع الزمان صاحب ربوہ

(۱)

حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب رضی اللہ عنہ جن کے ذکرِ خیر میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ مندرجہ بالا حدیث نبویؐ کے معنے بیان کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ نیکی بنی نوع انسان کا مشترکہ ورثہ ہے۔ اور اس کے حکم کے ذریعہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ورثہ کو محفوظ کر کے اس کو آئندہ نسلوں کی سپید وحوں تک پہنچانے کا انتظام فرمادیا ہے۔

ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ امی و ابی) کا ایک خصوصی فیضان اپنی امت کے لئے یہ ہے۔ کہ حضور کے ارشادات جوامع الکلم ہیں۔ اس زیر نظر مختصر سی حدیث میں جو صرف تین الفاظ پر مشتمل ہے۔ حضور نے ایک مکمل نظام کا خاکہ مع اپنی تمام ضروری تفصیلات کے بیان فرمادیا ہے۔ پہلا حکم یہ ہے کہ اپنے وفات یافتہ عزیزوں کے ذکر کو قائم رکھو۔ یہ ہر شخص چاہتا ہے۔ اس لئے اس کا طریق یہ بتایا کہ ان کا ذکر اس طرح کرو کہ اس کے ذریعہ دنیا میں خیر اور نیکی کا قیام ہو۔ اوّل ان کا ذکر ایک نیکی کے ذکر کے ساتھ وابستہ ہو کر اس دنیا میں ایک لمبے عرصہ تک قائم رہے۔ اور دوم ان کی نیکیوں کے ذکر کو سنکر اگر بعض اور سعید روحوں کو نیکی اور تزکیۂ نفس کی توفیق ملے۔ تو ان کے یہ اعمال ان مرحومین کے لئے ابدالآباد تک صدقہ جاریہ کے طور پر موجب ثواب ہوں۔

اللہ اللہ! کیا پُر حکمت کلام ہے کہ ہر شخص کو ہر وفات یافتہ شخص کی نیکیاں بیان کرنے کا ایک عمومی حکم دینے پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ موتاکم کے الفاظ فرما کر اس حکم کے اوّل مخاطب قریبی عزیزوں۔ رشتہ داروں اور دوستوں کو قرار دیا۔ ہاں ان کے زخم خوردہ دلوں کی نم دار زمینیں سب سے پہلے خود ہی اس بیج کو قبول کر کے روئیدگی کا موجب ہوں۔ گویا ہمارے حکیم آقا نے اوّل برائی کے بیج کا قلع قمع کر کے نیکی کے بیج کو چن چن کر الگ کرتے اور اس کو محفوظ کرنے کا انتظام فرمایا۔ پھر اس بیج کی مسلسل کاشت کا حکم دیا۔ اور بالآخر ایک پُر حکمت طریق اختیار کیا۔ کہ کسی زمین کی ذرا سی نمی بھی ضائع نہ ہو۔ جہاں جہاں بھی نم پیدا ہو۔ وہیں فوراً بیج پڑ جائے۔

### واقعات کا انتخاب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ اس نظام کی غائت کو مدِنظر رکھتے ہوئے جب میں اپنے محسن حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی کا اس نظر سے جائزہ لیتا ہوں۔ کہ اس میں سے کون کون سے واقعات کا انتخاب کروں۔ جن کا بیان آئندہ آنے والی نسلوں میں خیر اور نیکی کے قیام کا موجب ہو۔ تو اپنے آپ کو ایک عجیب کشمکش میں پاتا ہوں قریب سے دیکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ حضرت مولوی صاحب کا وجود ایک عجیب نورانی وجود تھا۔ اور آپ کی پاک زندگی اس قابل ہے۔ کہ اس کے ایک ایک پہلو کو محفوظ کر لیا جائے۔ کاش اللہ تعالےٰ کسی صاحب دل کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ حضرت مولوی صاحب کی مبسوط سوانح عمری لکھ کر آئندہ نسلوں کے اس قیمتی ورثہ کو محفوظ کر لے۔

یہ مضمون چونکہ اخبار میں اشاعت کے لئے ہے جس کی وجہ سے حجم پر ایک خاص پابندی ہے۔ نیز میری رخصت بھی بہت تھوڑی ہے۔ اس لئے غور کرنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس مختصر مقالہ میں حضرت مولوی صاحب کی زندگی کے وہ واقعات محفوظ کروں۔ جو آپ کی ذاتی زندگی اور روحانی مقام سے متعلق ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کی ایک تو دفتری زندگی تھی۔ جو انہوں نے بحیثیت ناظر بیت المال۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ اور وکیل التبشیر گزاری۔ اس کے مشاہدہ کرنے والے ابھی سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ نیز وہ زندگی ایک حد تک صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ریکارڈ میں بھی محفوظ ہے۔ اس لئے میری خواہش یہ ہے کہ سب سے پہلے مرحوم کی نجی زندگی کے اور جہاں تک ممکن ہو ابتدائی زندگی کے چیدہ واقعات ضابطہ تحریر میں آجائیں۔ جن کے دیکھنے والے اور بعض واقعات کے خود مرحوم کی زبان سے سننے والے بہت تیزی سے کم ہو رہے ہیں۔

### مختصر حالاتِ زندگی

محترم حضرت مولوی صاحب قوم کے پٹھان تھے۔ اور آپ کی ولادت اپنے آبائی وطن محلہ دیدہ بہ قائم گنج۔ ضلع فرخ آباد (صوبہ یوپی بھارت) میں ہوئی۔ صدر انجمن احمدیہ کے ریکارڈ کے مطابق آپ کی تاریخ پیدائش اکتوبر ۱۸۸۵ء ہے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی نامدار خاں اور دادا کا نام کاندار خاں تھا۔ نامدار خاں ریاست حیدر آباد کے پولیس فورس میں سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر فائز تھے۔ اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ لیکن حضرت مولوی صاحب نے اپنا بچپن کا زمانہ قائم گنج میں اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ ہی گزارا۔ جہاں وہ اپنے رشتہ کے دادا عبد الرحمٰن خاں کے زیر تربیت رہے۔ میں نے حضرت مولوی صاحب سے ان کے بچپن کے جو کچھ واقعات سنے ہیں۔ ان سے مجھ پر یہی اثر ہے کہ آپ کی ابتدائی تربیت میں دو قابل قدر ہستیوں نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ روحانی تربیت آپ کی والدہ محترمہ جناب حکمت بیگم صاحبہ کے ذریعہ ہوئی جو زہد و عبادت میں بہت ممتاز مقام رکھتی تھیں اور دل و دماغ کی باقی تربیت میں آپ کے رشتہ کے دادا عبد الرحمٰن خان کا بہت حد تک حصہ تھا۔ جو بذاتِ خود غیر معمولی دل و دماغ اور انتہائی پُر اثر اور وجیہ شخصیت کے مالک تھے

مولوی صاحبؓ کی پرائمری تک تعلیم قائم گنج کے مقامی سکول میں ہوئی۔ اس کے بعد اٹاوہ چلے گئے۔ جہاں بورڈنگ ہاؤس میں رہائش اختیار کر کے ہائی سکول کی تعلیم حاصل کی۔ لیکن اس تعلیم کا آخری حصہ غالباً فرخ آباد آکر مکمل ہوا تھا۔ اور جہاں تک مجھ پر اثر ہے۔ انٹرنس کا امتحان بھی فرخ آباد سے ہی دیا تھا۔ کالج کی تعلیم بی۔ ایس سی تک علی گڑھ میں حاصل کی۔ ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے طالب علمی کے زمانہ میں ہی احمدیت سے مشرف ہوئے۔ یکم مئی ۱۹۱۱ء کو آپ کا عقد محترمہ سلطان جہاں بیگم صاحبہ دختر جناب قدرت شاہ خان صاحب سے قائم گنج میں ہوا۔

۱۹۱۴ء میں بی۔ ایس سی کا امتحان دے کر سیدھے قادیان آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی آخری علالت کے ایام میں تیمارداری میں ہمہ تن حصہ لیا۔ اور حضور کی وفات کے بعد اپنی خدمات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش کر دیں۔ جنہوں نے آپ کی پیشکش منظور فرماتے ہوئے آپ کا پہلا تقرر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور سائنس ٹیچر کیا۔ جس کی صدر انجمن کے کاغذات میں باقاعدہ طور پر ۱۵ نومبر ۱۹۱۴ء سے تصدیق ہوئی۔ ۱۹۲۱ء میں جب پہلی بار حضرت اقدس ایدہ اللہ نے نظارتوں کی تشکیل فرمائی۔ تو آپ پہلے ناظر بیت المال مقرر ہوئے۔ اس نظارت میں ۱۵ سال کام کرنے کے بعد ۱۹۳۶ء میں آپ کا تبادلہ ہوا۔ اور آپ ناظر دعوۃ و تبلیغ مقرر ہوئے یکم نومبر ۱۹۴۵ء کو ۶۰ سال کی عمر ہو جانے پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ آپ باقاعدہ ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ لیکن چارج دینے کے دوسرے ہی روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو تحریک جدید میں وکیل التبشیر مقرر فرمایا۔ تقسیم ملک پر جب صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر پاکستان آئے تو اول لاہور میں اور اس کے بعد ربوہ میں آپ ناظر دعوۃ و تبلیغ اور وکیل التبشیر کے فرائض بیک وقت سرانجام دیتے رہے۔ جن سے ۱۹۵۰ء میں آخری مرتبہ سبکدوش ہوئے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے چار بچے عطا فرمائے تھے۔ جن میں سے تین کو اس نے آپ کی زندگی ہی میں واپس بلا لیا۔ سب سے بڑی بچی سیدہ بیگم تھی جو دو سال کی عمر میں ہی فوت ہو گئی۔ ان سے چھوٹی قانتہ بیگم مرحومہ تھیں۔ جنہوں نے ۲۸ سال کی عمر میں اپنی یادگار ایک بچی ساجدہ بشریٰ بیگم چھوڑ کر ستمبر ۱۹۴۵ء میں وفات پائی۔ ان سے چھوٹے صاحبزادے عبد الشکور خاں مرحوم تھے۔ ان کا انتقال تقریباً ۲۴ سال کی عمر میں مارچ ۱۹۵۴ء میں ہوا۔ صلبی اولاد میں حضرت مولوی صاحب مرحوم کی یادگار اب صرف ان کے صاحبزادے عبد المنان خان صاحب انسپکٹر نظارت بیت المال ایک نواسی ساجدہ بیگم اور پوتی عائکہ قانتہ بیگم ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان بچوں کو اور عبد المنان خان کی آئندہ ہونے والی اولاد کو بھی اور کامیاب زندگیاں عطا فرمائے۔

اوائل ۱۹۵۵ء میں حضرت مولوی صاحب مرحوم کو پیٹ میں شدید درد کی شکایت محسوس ہوئی جو کچھ عرصہ بعد دب گئی۔ لیکن چند ماہ بعد یعنے ماہ جون کے لگ بھگ یہ شکایت پھر عود کر آئی۔ اور اس نے ایک مستقل صورت اختیار کر لی اور کمزوری کا غلبہ ہوتا گیا۔ جولائی کے آخر میں آپ علاج کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ وہاں کے ملٹری کے ہسپتال میں مکمل معائنہ اور ایکسرے کے بعد انتوں کا کینسر تشخیص ہوا۔ ڈاکٹری مشورہ پر آپ کو لاہور لے جایا گیا۔ جہاں آپ چند روز ہسپتال میں داخل رہے۔ لیکن مرض لاعلاج ہو چکا تھا۔ یکم ستمبر ۱۹۵۵ء کو آپ واپس ربوہ لائے گئے۔ اور ۴ ستمبر ۱۹۵۵ء کو سہ پہر کو ساڑھے تین بجے کے قریب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۵ ستمبر ۱۹۵۵ء کی صبح کو ۷ بجے کے لگ بھگ جنازہ مقبرہ بہشتی ربوہ کے میدان میں پہنچا۔ جہاں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی امیر مقامی کی امامت میں ہزاروں مخلصین نے نماز جنازہ ادا کی۔ اور رب کی ہزاروں دعاؤں کے جلو میں آپ اسی مقبرہ میں امانتاً دفن ہوئے۔

## سیرت کے نمایاں پہلو

اس مختصر سے خاکہ کے بعد اب میں حضرت مولوی صاحبؓ کی سیرت کی طرف آتا ہوں جو اس مضمون کا اصل مقصد ہے۔ بنیادی قویٰ کے لحاظ سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی دل و دماغ اور روحانی استعداد عطا فرمائی تھی جس کا کچھ اندازہ آپ کے بچپن اور زمانہ طالب علمی کے واقعات سے ہوتا ہے جو میں آگے چل کر بیان کروں گا آپ کی سیرت کے نمایاں پہلو آپ کا زہد، تقویٰ عبادت گذاری، بے نفسی، نام و نمود سے نفرت۔ تندہی سے کام کرنے کی بے انتہا صلاحیت۔ حلم اور نظام سلسلہ کی مکمل اطاعت کا جذبہ تھا۔ جب کسی بڑے کام میں ہاتھ ڈالتے تو اس کی تکمیل کے لئے آپ کے اندر ایک عجیب لگن پیدا ہو جاتی۔ ہر مشکل کا حل تلاش کرنا اپنا ذاتی فرض سمجھتے۔ کام کے دوران میں اگر کوئی غلطیاں یا خامیاں آپ کے ساتھیوں سے سرزد ہوتیں تو ان سب کی ذمہ داری بلا تامل اپنے شانوں پر لیتے اور بالآخر جب کام مکمل ہو جاتا تو اس کا تمام کریڈٹ (credit) انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ دوسروں کی جھولی میں ڈالنے کے لئے تیار رہتے۔ فرمایا کرتے تھے کام کا تمام صلہ اس کی تکمیل ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک گہرا فلسفیانہ دماغ عطا فرمایا تھا جس میں حد درجہ وسعت اور بلندی تھی اور جس کو سائنس کی تعلیم مذہبی مطالعہ اور غیر معمولی روحانی بصیرت نے ایسی جلا بخشی تھی کہ آپ کی صحبت میں رہنے والے آپ کے ایک ایک لفظ سے دل و دماغ اور روح کی غذا حاصل کرتے مجھے ایسے نوجوانوں کا علم ہے جن کی زندگیاں آپ کی صرف مختصر سی نصیحت یا مشورہ سے بدل گئیں۔

## نماز کی پہلی تحریک

احباب کو معلوم ہے کہ حضرت مولوی صاحبؓ نماز با جماعت کے انتہائی پابند تھے آخر عمر میں باوجود بڑھاپے اور کمزوری اور جوڑوں میں درد کے سردیوں میں صبح کی نماز مسجد مبارک (ربوہ) میں ادا کرنے کے لئے تقریباً گھسٹتے ہوئے آتے۔ فرمایا کرتے تھے میں ابھی بچہ ہی تھا کہ میری والدہ نے مجھے صبح کی اذان کے وقت بیدار کرنا شروع کر دیا۔ ابتداء میں جگاتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ "اٹھو تمہیں کوئی بلا رہا ہے" میں اٹھ کر تلاش کرتا اور جب کوئی نظر نہ آتا تو ان کے کہنے پر نماز پڑھنا شروع کر دیتا۔ جب اسی طرح چند روز ہو رہا تو میں نے مضطر کے پوچھا کہ کون روز اس وقت بلاتا ہے مجھے تو نظر نہیں آتا اس پر والدہ نے اذان کی آواز کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نماز کے لئے بلاتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے ان کی یہ بات میرے بچپن کے معصوم دل کی صاف تختی پر ایسی لکھی گئی کہ پھر نہ مٹی۔

## غیر معمولی روحانی استعداد

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مختلف وجودوں کو مختلف قسم کے جسمانی اور روحانی قویٰ اپنی خاص الخاص مصلحتوں کے ماتحت عطا فرماتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی روحانی قویٰ عطا فرمائے تھے فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو دو روحانی وجود (فرشتے) جو اور کسی کو نظر نہیں آتے تھے ہر دم میرے ساتھ رہتے اور ان کی حفاظت و رہنمائی کو ہر دم میں محسوس کرتا۔ جہاں میں جاتا وہ میرے ساتھ جاتے۔ سوائے چند خاص مکانوں کے جو ہمارے بعض رشتہ داروں کے تھے۔ جب میں وہاں جاتا تو وہ باہر ہی ٹھہر جاتے اور دیوار پر سے سر اٹھا اٹھا کر مجھے جلد واپس آنے کو کہتے۔ اس وقت تو مجھے ان کی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی کیونکہ میں بہت چھوٹا تھا بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ان مکانوں کے مکین اپنی شوخیوں اور شرارتوں اور دنیا کی گندگیوں میں اس قدر بڑھ چکے تھے کہ نیکی کی تحریک کرنے والے فرشتوں نے ان کے گھروں میں داخل ہونا چھوڑ دیا تھا اور مجھے بھی ان کی صحبت سے باز رکھنے کی تاکید کرتے تھے۔

اصل میں نیکی کے فرشتے ہر سعید روح کے ساتھ ہوتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحبؓ کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی روحانی قویٰ عطا فرمائے تھے اس لئے ان کے فرشتے اپنے وجود کو ان کے سامنے متمثل ہو کر ظاہر بھی کر دیتے تھے۔

حضرت مولوی صاحب کی اس غیر معمولی روحانی (یا ماوراء الطبیعات) استعداد کو آپ کے لڑکپن کا ایک اور واقعہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ فرماتے تھے کہ میں چھوٹا ہی تھا اور کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں دو سفید پوش آدمی مجھے ملے اور انہوں نے مجھے پوچھا کہ اگر تم کہو تو تمہارے بڑے بھائی کی روح قبض کر لیں۔ میں نے فوراً کہا کہ ہرگز نہیں میں ایسا کس طرح کہہ سکتا ہوں اس پر انہوں نے مجھے کمال تسلی سے سمجھانا شروع کیا کہ بہتری اسی میں ہے اور دلیلیں ایسی دیں جن سے میرا بچپن کا دماغ بے حد متاثر ہوا۔ یہاں تک کہ میں نے اجازت دے دی اور وہ چلے گئے۔ میں گھر آیا اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد تار آیا کہ میرے بڑے بھائی کا حیدرآباد (دکن) میں انتقال ہو گیا ہے اور ان کے انتقال کا وقت اس میں بالکل وہی درج تھا جب وہ دو سفید پوش وجود مجھے راضی کر کے رخصت ہوئے تھے۔ (باقی)

# وقفِ جدید کے تیسرے سال کا آغاز

## "میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے"

(المصلح الموعود)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور جماعت کو ملک و قوم کی خدمت کے قابل بنانے کی غرض سے دسمبر ۱۹۵۷ء میں وقفِ جدید کی تحریک جاری فرمائی تھی۔ حضور اس کی ضرورت و اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو وہ میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا"

نیز فرمایا:

"اگر جماعت وقفِ جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے بلکہ بیماریوں کو دور کرنے میں بھی ہم ملک کی مدد کر سکیں گے۔"

جماعت کے ہزاروں مخلصین نے اپنے پیارے آقا کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا مال، اپنی جائیدادیں اور اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے حضور کی خدمت اقدس میں پیش کر دیں اور جنوری ۱۹۵۸ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی براہ راست نگرانی میں دفتر وقفِ جدید نے اپنا کام شروع کر دیا اور اب تک دو سال کے قلیل عرصہ میں سارے مغربی و مشرقی پاکستان میں تعلیم و خدمت خلق کے ستر مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ نیز جماعتوں کی تنظیم و تربیت کے بیش قیمت فریضہ کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ وقفِ جدید کے معلمین نے جو خوشگوار اثر اپنے ماحول میں پیدا کیا ہے اس کے نتیجہ کے طور پر گیارہ صد احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ سے وابستگی اختیار کر چکے ہیں۔ اسی طرح سال بھر میں ہر معلم کے ذریعہ سینکڑوں افراد میں یونانی، انگریزی اور ہومیوپیتھی ادویہ تقسیم کی جاتی ہیں اور مریضوں کی تیمارداری میں مدد دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں جہالت و ناخواندگی کی ظلمتوں کو دور کرنے کے لئے بچوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کے واسطے مفت تعلیم و تدریس کا انتظام کیا جاتا ہے۔ کام کی اس تسلی بخش اور امید افزا ترقی رفتار کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

"یہ صیغہ بڑی عمدگی سے اپنا کام کر رہا ہے ...... پچھلے سال انہوں نے نسبتاً اچھا کام کیا تھا اگر اس سال بھی انہیں روپیہ مل جائے تو امید ہے کہ اگلے سال وہ اور بھی اچھا کام کر سکیں گے۔"

حضور چاہتے ہیں کہ وقفِ جدید کا چندہ بارہ لاکھ ہو تا ملک و قوم کی خدمت کا حق ادا ہو سکے اور پاکستان کے چپہ چپہ پر بیماریوں اور جہالت کے کامیاب مقابلہ کے لئے مضبوط مراکز قائم کئے جا سکیں۔ اب وقفِ جدید کا تیسرا سال شروع ہو چکا ہے حضور نے اضافہ کے ساتھ اپنا وعدہ عنایت فرما دیا ہے۔ اس کی اطلاع اور حضور کا ولولہ انگیز پیغام دوستوں تک الفضل کے ذریعہ پہنچ چکا ہے۔ پس اب ہماری سعادت اور فرض شناسی یہی ہے کہ اپنے آقا کی اس عملی دعوت اور مندرجہ بالا ارشادات پر خلوص و بشاشت سے لبیک کہیں اور اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اپنے وعدے جلد تر حضور کی خدمت اقدس میں بھجوا دیں۔

احباب کرام و عہدیدار حضرات سے توقع ہے کہ وہ فہرستیں بھجواتے وقت اس امر کا خاص طور پر خیال رکھیں گے کہ تیسرے سال کے وعدے گذشتہ وعدوں کی نسبت نمایاں طور پر زیادہ ہوں۔ اور پھر انہیں جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوایا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی و خلوص میں برکت ڈالے اور قربانیوں کو نوازتے ہوئے اپنے فضلوں کا وارث کرے آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

# ملی ہم آہنگی کے چند پہلو

(۳)

## معاشرتی زندگی کے چند پہلو

یہ بات تو پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی کہ تعصب محض سیاسی مفادات کے پیش نظر پیدا کیا جاتا ہے سیاست کی شطرنج کے مہرے کچھ اس قسم کے حالات پیدا کر دیتے ہیں کہ بازی مقابلے کی بن جاتی ہے اور ایک دوسرے کو شکست دینے کے لئے ساز و سامان تیار کر لئے جاتے ہیں ایک علاقہ دوسرے پر سیاسی فوقیت حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ اگر اس علاقے کے افسر یا لیڈر زیادہ تعداد میں برسر اقتدار آ گئے تو دوسرے علاقے کے حقوق کو پامال کر دیں گے یا صوبائی تعصب کی بناء پر اس علاقے کی خوشحالی کے راستے میں روڑے اٹکائیں گے۔ لیکن اس دور میں صورت حال بالکل مختلف ہو چکی ہے۔ کیونکہ سیاسی ریشہ دوانیوں اور ناجائز غلط بخشیوں سے پاک ہو چکا ہے۔ اسلئے کسی خاص طبقے یا علاقے کے غلبے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نظم و نسق ہو یا صنعت و حرفت، تجارت ہو یا زراعت، ثقافت ہو یا معاشرت ہر شعبے میں ہم آہنگی موجود ہے۔ اور کسی مسئلے کو سیاسی زاویۂ نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ منتہائے مقصود یہ ہوتا ہے کہ سارا ملک کس طرح خوشحال ہوگا اور کسی رنگ میں رقابت یا تعصب کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہنے دی جاتی۔

اوپر عرض کیا جا چکا ہے کہ جذبہ رقابت و تعصب محض سیاسی ہتھکنڈوں کی بدولت پیدا کیا جاتا تھا ورنہ معاشرتی زندگی میں کسی قسم کی دیواریں حائل نہیں ہوا کرتی تھیں۔ آزادی سے پہلے بھی یہ حالت تھی کہ سابق صوبہ سرحد کے بہت سے لوگ پنجاب، سندھ اور مشرقی پاکستان میں جا کر آباد ہو گئے اور کئی نسلوں سے وہاں آباد چلے آتے ہیں یہاں تک کہ باہمی سلسلہ ازدواج بھی شروع ہو گیا۔ بہت سے پٹھان افسر ایک مدت تک پنجاب اور سندھ میں اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح پنجابی، سندھی اور بنگالی افسر سرحدی علاقوں میں متعین ہوئے اور معاشرتی حیثیت سے سب ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے رہے۔ لیکن اصل مصیبت اس وقت شروع ہوتی تھی جب سیاسی ہنگامہ آرائیوں میں ذاتی اغراض کو اچھالا جاتا تھا۔ اور دلوں میں کدورت اور منافرت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔

## عزم بلند

مندرجہ بالا سطور میں صرف اس حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہماری ملی زندگی کے مختلف شعبوں میں پہلے سے ہم آہنگی موجود ہے اور اس کے باوجود اگر ہم میں علاقائی تعصب پیدا ہو جائے تو اس سے بڑی بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے۔ ہمارے سامنے ایک ایسا عزم ہے جس کے پیش نظر ہمیں قوموں کی صف میں ممتاز درجہ حاصل کرنا ہے۔ ہمارے عزائم اتنے بلند ہیں کہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہمارے راستے میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم اسلام کے رشتے میں منسلک ہیں اور یہ رشتہ ایسا ہے کہ اسکے اندر نہ کوئی جغرافیائی حدیں باقی رہتی ہیں اور نہ ہی نسلی امتیاز کا کوئی رحجان —— ایک پٹھان اگر کراچی کی سڑک پر چلتا ہوا نظر آئے گا تو وہ اپنا ہے۔ اگر ایک پنجابی جمرود کی پہاڑیوں میں نظر آئے گا تو وہ بھی اپنا ہے۔ غیریت اور اجنبیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جب منزل پر پہنچنے کے لئے ملی زندگی کے اصول ایک ہیں تو پھر کوئی ذاتی مفاد ہمیں اپنے سامنے سے دور نہیں پھینک سکتا۔ ہم ایک عظیم الشان مقصد کے پیش نظر ایک ایسے پروگرام پر عمل کر رہے ہیں جس سے ہماری قوم اور ہمارا ملک اس قدر مضبوط ہو جائے کہ اندرونی حیثیت سے ہم ہر پہلو سے خوش حال ہوں اور بیرونی حیثیت سے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔ جب مقصد یہ ہے تو ظاہر ہے کہ علاقائی تنگ نظری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(محکمہ تعلقات عامہ
مغربی پاکستان)

---

# زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

---

# سپیشل گاڑیوں کے متعلق اطلاع

اس وقت تک سپیشل گاڑیوں کے متعلق محکمہ ریلوے نے جو تجویز کی ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔ اگر اس میں کوئی تبدیلی ہوئی۔ تو اس کے متعلق اطلاع شائع کر دی جائے گی۔

۱۔ سیالکوٹ سے ربوہ ۲۱/۱/۶۰ صبح آٹھ بجکر ۴۵ منٹ پر روانہ ہوگی
۲۔ نارووال سے ربوہ ۲۱/۱/۶۰ صبح دس بجکر ۴۵ منٹ پر روانہ ہوگی
۳۔ لاہور سے ربوہ ۲۱/۱/۶۰ دو بجکر ۳۰ منٹ پر دوپہر کو روانہ ہوگی

## واپسی

۱۔ ربوہ سے لاہور ۲۴/۱/۶۰ رات دس بجکر دس منٹ پر روانہ ہوگی
۲۔ ربوہ سے سیالکوٹ ۲۵/۱/۶۰ صبح چھ بجکر پچیس منٹ پر روانہ ہوگی
۳۔ ربوہ سے نارووال ۲۵/۱/۶۰ رر آٹھ بجکر پچیس منٹ پر روانہ ہوگی

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ)

---

# مجلس اقتصادی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک مباحثہ

ربوہ ۶ر دسمبر۔ مجلس اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک مباحثہ کا انعقاد کیا گیا مباحثہ کا موضوع تھا "کیا دنیا میں انسان ضرورت سے زیادہ ہیں" مباحثہ ٹھیک چار بجے کیمسٹری تھیٹر میں زیر صدارت عبدالسمیع صاحب صدر مجلس اقتصادیات شروع ہوا مباحثہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو خلیل احمد صاحب نے کی۔ منور احمد صاحب نے بحیثیت قائد ایوان قرارداد برائے بحث پیش کی۔ آپ کے بعد لطیف احمد صاحب انور نے بحیثیت قائد حزب اختلاف قرارداد کا جواب دیا۔ اس مباحثہ میں جملہ مقامی تعلیمی ادارہ جات کے نمائندگان نے شرکت کی۔ کل بارہ مقرر حضرات نے مباحثہ میں حصہ لیا۔ مباحثہ بہت دلچسپ تھا۔ ہجوم کا یہ عالم تھا کہ بعض احباب کو کھڑے ہو کر مباحثہ سننا پڑا۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق جامعہ کے قاضی نعیم الدین صاحب، کالج کے منور احمد صاحب اور عطاء المجیب صاحب راشد علی الترتیب اول، دوم اور سوم قرار دئے گئے۔ منصفی کے فرائض جناب ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد، مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب اور جناب مسعود احمد صاحب عاطف نے ادا فرمائے۔ اس ایوان نے کثرت رائے کے ساتھ قرار داد کو مسترد کر دیا۔ آخر میں معزز مہمانوں، مقرر حضرات اور سامعین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

(سیکرٹری)

---

## ولادت

خاکسار کی لڑکی عزیزہ امۃ الرشید بیگم کو اللہ تعالٰے نے ۷ر جنوری سنہ ۶۰ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محمد احمد صاحب بھٹی نکو در ایسٹ افریقہ کا بیٹا اور محترم قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی کا پڑپوتا ہے احباب دعا کریں اللہ تعالٰے نومولود کو خادم دین بنائے۔ عزیزم محمد احمد صاحب بھٹی ۱۰ر جنوری کو بذریعہ جہاز واپس ایسٹ افریقہ جا رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالٰے ان کو خیریت سے پہنچائے۔ (فتح دین سپرنٹنڈنٹ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

**درخواست دعا** خاکسار کی لڑکی امۃ الرحمٰن بیگم اہلیہ مرزا جان عالم بیگ صاحب مشیر انکم ٹیکس شیخوپورہ بعارضہ لقوہ اور دیگر عوارض سخت بیمار ہے۔ کمزور بہت ہو گئی ہے۔ صحابہ کرام دعا فرمائیں کہ وہ اپنے فضل سے میری لڑکی کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار مرزا نذیر علی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

# جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے

### احمدی جماعتوں کی ملاقاتوں کا پروگرام

## ضروری ہدایات

۱۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ۔ دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے احباب کو چاہیئے ۔ کہ وقت مقررہ پر موجود ہوں ۔

۲۔ جماعتوں کے نام کے سامنے جو وقت درج کیا گیا ہے ۔ جماعتیں اس کا پورا خیال رکھیں ۔ کہ وقت مقررہ کے اندر ان کی جماعت کی معین تعداد میں افراد کی ملاقات ختم ہو جائے ۔ امراء ضلع اس کے مطابق ہی احباب کو لانے کے ذمہ وار ہوں گے ۔

۳۔ حضور کی طبیعت چونکہ ابھی ناساز ہے ۔ اس لئے ساری جماعت کا ملاقات کرانا مشکل ہے ۔ جماعتوں کو معین تعداد افراد لکھی گئی ہے ۔ اس میں صحابہ ۔ مقامی عہدیداران اور مخلصین کو مقدم کریں ۔

۴۔ جو جماعت کسی اچانک پیش آنے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے یا مقررہ وقت پر حضور کی صحت اجازت نہ دے تو اس جماعت کے لئے اور کوئی وقت تجویز کرنا مشکل ہو گا ۔ اس لئے کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے ۔

۵۔ ملاقات روزانہ صبح ۹ بجے اور شام کو ½۴ بجے شروع ہوا کرے گی ۔ لہٰذا وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ پہلے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ملاقاتیوں کا پہنچنا ضروری ہے ۔

۶۔ حضور کی طبیعت تاحال خراب ہے ۔ اس لئے پُرسکون طور پر ترتیب کے ساتھ ملاقات کرنے کا خیال رکھیں ۔

۷۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقات کے وقت کرواتے جائیں ۔

۸۔ بیعت کرنے والے دوست ۲۴ جنوری چار بجے شام اور ۲۵ جنوری ½۹ بجے صبح دفتر میں تشریف لا کر اپنے نام درج کرائیں ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

## پروگرام ملاقات جلسہ سالانہ

| نام جماعت | افراد | وقت |
|---|---|---|
| **۲۲ جنوری صبح ۹ بجے جمعہ** | | |
| جماعت ہائے سرگودھا شہر و ضلع | ۱۵۰ | ۱۲ منٹ |
| جماعت ہائے لائلپور " " | ۲۰۰ | ۱۸ " |
| **۲۲ جنوری شام ½۴ بجے** | | |
| جماعت ہائے شیخوپورہ ۔ شہر و ضلع | ۱۲۵ | ۱۰ منٹ |
| " " لاہور " " | ۱۲۵ | ۱۰ " |
| " " آزاد کشمیر | ۵۰ | ۴ " |
| " " میانوالی شہر و ضلع | ۲۵ | ۲ " |
| " " کیمبل پور " " | ۲۵ | ۲ " |
| " " مظفر گڑھ " " | ۲۵ | ۲ " |
| **۲۳ جنوری صبح ۹ بجے ہفتہ** | | |
| جماعت ہائے سیالکوٹ شہر و ضلع | ۳۰۰ | ۲۵ منٹ |
| " کوئٹہ ڈویژن و قلات | ۶۰ | ۵ " |
| **۲۳ جنوری شام ½۴ بجے** | | |
| جماعت ہائے پشاور ڈویژن و ڈیرہ اسمٰعیل خاں | ۱۶۰ | ۱۴ منٹ |
| جماعت ہائے راولپنڈی شہر و ضلع | ۱۰۰ | ۹ " |
| " بہاولپور ۔ بہاولنگر و رحیم یار خاں | ۹۰ | ۷ " |
| **۲۴ جنوری صبح ۹ بجے اتوار** | | |
| جماعت ہائے کراچی شہر و مضافات | ۱۲۵ | ۱۰ منٹ |
| جماعت ہائے حیدر آباد ڈویژن ۔ میرپور ۔ خیرپور وغیرہ | ۱۲۵ | ۱۰ " |
| " " ملتان شہر و ضلع | ۱۲۵ | ۱۰ " |
| **۲۴ جنوری شام ½۴ بجے اتوار** | | |
| جماعت ہائے ڈیرہ غازی خاں شہر و ضلع | ۵۰ | ۴ " |
| بیعت | | ۵ " |
| جماعت ہائے جہلم شہر و ضلع | ۱۰۰ | ۸ " |
| جماعت ہائے گوجرانوالہ شہر و ضلع | ۱۶۰ | ۱۳ " |
| **۲۵ جنوری صبح ۱۰ بجے پیر** | | |
| جماعت ہائے منٹگمری شہر و ضلع | ۱۲۵ | ۱۰ منٹ |
| " " جھنگ " " | ۱۰۰ | ۸ " |
| " " گجرات " " | ۲۰۰ | ۱۵ " |
| ایسٹ پاکستان | | ۵ " |
| قادیان | | ۵ " |
| بھارت | | ۲ " |
| بیرونی ممالک | | ۵ " |
| بیعت | | ۱۰ " |

## ضروری تصحیح

الفضل ۶ جنوری سنہ ۶۱ء میں جو وصایا شائع ہوئی ہیں ۔ ان میں حسب ذیل غلطیاں ہیں ۔ احباب تصحیح فرما لیں ۔

۱۔ چوہدری محمد علی صاحب ۔ وصیت نمبر ۱۵۵۱۴ کے دوسرے گواہ کا نام شائع نہیں ہوا ۔ دوسرے گواہ عبدالستار صاحب کیشیئر ہوسٹل و سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ ہیں ۔ اس کے علاوہ ان کی وصیت کا یہ فقرہ بھی درستی طلب ہے ۔ "اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار پر ہے ۔" اصل میں یہ فقرہ یوں ہے "اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے "

۲۔ رفیقہ بیگم زوجہ عبدالغفور صاحب کا نمبر وصیت ۱۵۳۱۹ شائع ہوا ہے جو غلط ہے ۔ اصل میں ان کا نمبر وصیت ۱۵۵۱۶ ہے ۔

۳۔ پروین اختر صاحبہ بنت میر محمد یٰسین صاحب وصیت نمبر ۱۵۵۰۲ کی وصیت کا یہ فقرہ بھی درستی طلب ہے ۔ "جو مبلغ روپے سے زائد نہیں ہوتا " اصل میں فقرہ یوں ہے ۔ "جو مبلغ دس روپے سے زائد نہیں ہوتا "

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی لڑکی راشدہ نصرت عمر بیمار ہے ۔ بہت کمزور ہو گئی ہے ۔ تمام دوستوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے ۔ خاکسار :۔ حکیم رحیم بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ ۱۹۲ ر کھ دا آ نریری مبلغ حلقہ لاٹھیانوالہ ڈاک خانہ کھوڑیانوالہ ضلع لائلپور )

۲۔ میرے دادا نبی بخش صاحب جیک ۸۹ دتن کافی عرصہ سے بیمار ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے ۔

(خاکسار محمود احمد کارکن دفتر خدام الاحمدیہ)

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

**نمبر ۱۵۵۲۷** میں ماسٹر محمد رفیق ولد میاں چراغ دین صاحب قوم راجپوت پیشہ درزی (ٹیلر ماسٹر) عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۴۵ء ساکن نیو ٹاؤن کلفٹن روڈ کوارٹرز شملہ ٹیلرنگ ہاؤس نزدیک سلیمانی مسجد کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ نومبر ۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائیداد کوئی نہیں ہے میں ٹیلرنگ کا کام کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار آمد مبلغ ۱۵۰/- روپے ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے علاوہ میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری اور جائیداد ثابت ہو گی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۵/۱۱/۵۹

العبد محمد رفیق بقلم خود
گواہ شد محمد حسین پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ کراچی ۵
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

**نمبر ۱۵۵۲۸** میں شیخ بشیر احمد ولد شیخ سردار علی صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۷۳/۷ نیو کیمپ پی۔۱۔ ۷۔ الف مارٹن پور کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں بقائمی ہوش و حواس مندرجہ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۸۵ روپے ہے جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز جو جائیداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ جائیداد یا رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری ابھی تک کوئی غیر منقولہ یا منقولہ جائیداد نہیں ہے

العبد بشیر احمد بقلم خود
گواہ شد شیخ عبد الواحد واقف زندگی دکالت التبشیر ربوہ حال کراچی۔
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

**نمبر ۱۵۵۲۹** میں اقبال بیگم زوجہ ملک عطا محمد صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن جاکے چیمہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۲-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد زیورات بالیاں طلائی ایک تولہ قیمت تقریباً ۱۱۵/- روپے حق مہر مبلغ پانصد روپیہ اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے۔ مندرجہ بالا ۶۱۵/- روپے مالیت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی

الامۃ نشان انگوٹھا اقبال بیگم
گواہ شد ملک عطا محمد بقلم خود خاوند موصیہ جاکے چیمہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: محمد لطیف بقلم خود ولد غلام محمد جاکے چیمہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔

## قابل فروخت مکان

ایک مکان بالمقابل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ محلہ دار النصر قابل فروخت ہے۔ مکان کو دو طرف سڑکیں لگتی ہیں ایک کمرہ۔ باورچی خانہ۔ غسل خانہ اور ایک چاہ تعمیر ہے زمین دس مرلہ ہے خواہشمند احباب قریشی محمد اکمل صاحب گول بازار ربوہ سے بذریعہ خط و کتابت کریں

(بشیر الدین عبید اللہ)

# الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ لمیٹڈ

## جو آپ کے قومی سرمایہ سے قائم ہے

اس کے دفتر گولبازار ربوہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے جانشین مصلح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتب اور دیگر علمائے سلسلہ کی تصانیف خریدیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے"

(بحوالہ سیرۃ المہدی)

**مینیجنگ ڈائرکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ**

## جلسہ سالانہ کے

مبارک ایام میں ہماری ادویات آپ کو ہماری عارضی دکان واقع گولبازار ربوہ سے مل سکتی ہیں۔

آپ کی خدمت کے مشتاق

مینیجر: دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

## صداقت احمدیت کے متعلق تمام جہاں کو چیلنج

بزبان انگریزی اردو

**کارڈ لکھ کر مفت**

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

## ولادت

مکرم شیخ رشید احمد صاحب۔ مبلغ ڈیچ گی آنا کو خدا تعالیٰ نے ۱۲-۲-۵۹ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کی صحت بہت کمزور ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے۔ نیز نو مولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

**الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں**

## ابھی چواین لائی سے ملاقات کا کوئی ارادہ نہیں (نہرو)

نئی دہلی ۹ جنوری - پنڈت نہرو نے ایک پریس کانفرنس میں سرحدوں سے متعلق چین کے نئے مراسلے کا ذکر کیا آپ نے کہا فریقین کی پوزیشن میں اتنا بڑا اختلاف موجود ہے کہ تصفیہ کا کوئی راستہ نکلتا نظر نہیں آتا - آپ نے کہا چین کا نیا مراسلہ تاویلوں سے بھرا پڑا ہے۔ فی الحال میں مسٹر چواین لائی سے ملاقات کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ ملاقات محض ملاقات کے لئے نہیں ہونی چاہئیے . . .

کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ملاقات سے متعلق غلط وقت یا غلط مقصد برے نتائج پیدا کرے آپ نے کہا میں سرحد کے بارے میں کوئی سودا بازی کرنے کو تیار نہیں نہ ہی سودا بازی کا کوئی سوال پیدا ہوسکتا ہے اس وقت مقاصد میں اتنا فرق ہے کہ ملاقات سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا - البتہ دنیا میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو بات چیت کے ذریعے حل نہ ہوسکے۔ لہذا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ میں مناسب وقت آنے پر بات چیت کے لئے تیار نہیں ہونگا - آپ نے کہا چین نے پاکستان اور برما کے علاقوں کے بارے میں جو دعوے کر رکھے ہیں ان کے متعلق ابھی کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔

## لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

اب جو کچھ صدر مملکت نے کہا ہے اور جو کچھ معاصر نے کہا ہے اس پر غور فرمائیں - صدر مملکت نے نوجوانوں کو تلقین کی ہے کہ وہ اسلام کی روحانی اور اخلاقی اقدار کی جستجو اور حصول کے لئے اپنے دلوں اور دوسروں کے دلوں میں ایک لگن کی شمع روشن کر دیں اور معاصر کہتا ہے کہ موجودہ حکومت کا فرض ہے اور اس فرض کی تکمیل میں قوم کو اس کا ساتھ دینا چاہئیے۔ یہ دونوں باتیں صحیح ہیں - صدر مملکت نے جو کہا ہے وہ بھی صحیح ہے اور معاصر نے جو کچھ فرمایا ہے اس میں بھی کوئی شک نہیں - اگر ہمارے نوجوانوں کے دلوں میں لگن کی شمع روشن ہو جائے اور اگر ہمارا نظم حکومت اور ہمارے عوام پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرنا چاہیں اور روحانی اور اخلاقی اقدار کو زندہ کرنے کا تہیہ کر لیں تو چند ہی مہینوں میں ایک انقلاب آسکتا ہے - (باقی)



## ضروری تصحیح

۸ر جنوری سنہ ۶۰ء کے الفضل میں صفحہ ۸ پر دواخانہ خدمت خلق کے اشتہار "حب لوالسیر" کی قیمت فی درجن چار روپے ۱۲/ غلط چھپ گئی - اس کی اصل قیمت فی شیشی دو روپے ۸/ اور فی درجن چار آنے ۱۴/ ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل)